26794 ـ حدیث (من كنت مولاه فعلی مولاه) كا درجه اورمعنی

سوال

حديث (جس كا ميں ولى ہوں على (رضي اللہ تعالى عنہ) بھى اس كے ولى ہيں) اس حديث كى صحت كيسى اورمعنى كيا ہے ؟ ميں آپ كا مشكورہوں ـ

پسنديده جواب

الحمد للہ.

الحمدللہ

يہ حديث ترمذي حديث نمبر (3713) ابن ماجہ حديث نمبر (121) نے روايت كى ہے اوراس كے صحيح ہونے ميں اختلاف ہے ، زيلعى رحمہ اللہ تعالى نے ھدايہ كى تخريج (1 / 189) ميں كہا ہے كہ :

كتنى ہى ايسى روايات ہيں جن كے راويوں كى كثرت اورمتعدد طرق سے بيان كى جاتيں ہيں ، حالانكہ وہ حديث ضعيف ہوتى ہے ـ جيسا كہ حديث (جس كا ميں ولى ہوں على (رضى اللہ تعالى عنہ) بھى اس كے ولى ہيں) بھى ہے ـ

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ تعالى فرماتے ہيں :

يہ قول (جس كا ميں ولى ہوں على (رضي اللہ تعالى عنہ) بھى اس كے ولى ہيں) يہ صحيح كتابوں ميں تونہيں ليكن علماء نے اسے بيان كيا اوراس كى تصحيح ميں اختلاف كيا ہے ـ

امام بخارى اور ابراھيم حربى محدثين كے ايك گروہ سے يہ منقول ہے كہ انہوں نے اس قول ميں طعن كيا ہے ـــ ليكن اس كے بعد والا قول (اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ) آخرتك ، تويہ بلاشبہ كذب افتراء ہے ـ

ديكھيں منہاج السنۃ (7 / 319) ـ

امام ذہبى رحمہ اللہ تعالى اس حديث كے بارہ ميں كہتے ہيں :

حديث (من كنت مولاہ) كے كئ طريق جيد ہيں ، اورعلامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے السلسلۃ الصحيحۃ حديث نمبر (1750) ميں اس كى تصحيح كرنے كے بعد اس حديث كو ضعيف كہنے والوں كا مناقشہ كيا ہے ـ

اوراگر يہ جملہ (من كنت مولاہ فعلى مولاہ) صحيح بھى مان ليا جائے اور اس كے صحيح ہونے سے كسى بھى حال

میں یہ حدیث میں ان کلمات کی زیادتی کی دلیل نہیں بن سکتی جس کا غالیوں نے حدیث میں اضافہ کیا ہے تاکہ وہ علی رضی اللہ تعالی عنہ کوباقی سب صحابہ سے افضل قرار دے سکیں ، یاپھرباقی صحابہ پرطعن کرسکیں کہ انہوں نے ان کا حق سلب کیا تھا ۔

شیخ الاسلام نے ان زیادات اوران کے ضعیف ہونےکا ذکر منہاج السنۃ میں دس مقامات پر کیا ہے ۔

اس حدیث کے معنی میں بھی اختلاف کیا گیا ہے ، توجوبھی معنی ہو وہ احادیث صحیحہ میں جویہ ثابت اورمعروف ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت میں افضل ترین شخصیت ابوبکررضي اللہ تعالی عنہ ہیں اور خلافت کے بھی وہی زیادہ حق دارتھے ان کے بعد عمربن الخطاب اورپھرعثمان بن عفان اوران کےبعد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنھم سے تعارض نہیں رکھتا ، اس لیے کہ کسی ایک صحابی کی کسی چیزمیں معین فضیلت اس پردلالت نہی کرتی کہ وہ سب صحابہ سے افضل ہیں ، اورنہ ہی ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کا صحابہ کرام میں سب سے افضل ہونا اس کے منافی ہے جیسا کہ عقائد کے باب میں یہ مقرر شدہ بات ہے ۔

اس حدیث کے جومعانی ذکرکیے گئے ہیں ان میں کچھ کا ذکر کیا جاتا ہے :

ان کے معنی میں یہ کہا گیا ہے کہ :

یہاں پرمولا ولی جوکہ عدو کی ضدہے کے معنی میں ہے تومعنی یہ ہوگا ، جس سے میں محبت کرتا ہوں علی رضی اللہ تعالی عنہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں ، اور یہ بھی معنی کیا گیا ہے کہ : جومجھ سے محبت کرتا ہے علی رضی اللہ تعالی عنہ اس سے محبت کرتے ہیں ،یہ معنی قاری نے بعض علماء سےذکرکیا ہے ۔

اورامام جزری رحمہ اللہ تعالی نے نھایہ میں کہا ہے کہ :

حدیث میں مولی کا ذکر کئ ایک بار ہوا ہے ، یہ ایک ایسا اسم ہے جو بہت سے معانی پرواقع ہوتا ہے ، اس کے معانی میں : الرب ، المالک ، السید ، المنعم (نتمتیں کرنے والا) ، المعتق آزاد کرنےوالا) ، الناصر (مددکرنے والا) ، المحب (محبت کرنےوالا) ، التابع (پیروی کرنے والا) ، الجار(پڑوسی) ، ابن العم (چچا کا بیٹا) ، حلیف ، العقید(فوجی افسر) ، الصھر (داماد) العبد (غلام) ، العتق (آزاد کیا گیا) ، المنعم علیہ (جس پرنعمتیں کی جائیں) ۔

ان معانی میں سے اکثرتوحدیث میں وارد ہیں جن کا اضافت کے اعتبارسے معنی کیا جاتا ہے ، توجس نے بھی کوئ کام کیا یا وہ کام اس کے سپرد ہوا تو اس کا مولا اورولی ہے ، اورحدیث مذکورہ کوان مذکورہ اسماء میں سے اکثر پر محمول کیا جا سکتا ہے ۔

امام شافی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ اس سے اسلام کی ولاء مراد ہے جیسا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں ہے :

یہ اس لیے کہ اللہ تعالی مومنوں کا مولی ومددگار ہے اور کافروں کا کوئ بھی مولی ومددگارنہیں ۔

اورطیبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

حدیث میں مذکور ولایہ کواس امامت پرمحمول کرنا صحیح نہیں جو مسلمانوں کے امورمیں تصرف ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں مستقل طورپرتصرف کرنے والے تونبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں ان کے علاوہ کوئ اورنہیں تواس لیے اسے محبت اوروولاء اسلام اوراس جیسے معانی پرمحمول کرنا ضروری ہے ۔

دیکھیں تحفۃ الاحوذی لشرح الترمذي حدیث نمبر (3713) اس کی عبارت میں کچھ تصرف کر کے پیش کیا گیا ہے ۔

واللہ تعالی اعلم .